بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامدًاومصلّیاً

(۱تا۳)۔۔۔۔۔زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر اور دیگر صدقاتِ واجبہ کا مصرف شرعاً فقراء اور مساکین ہیں، اور ان کو یہ اموال بغیر کسی معاوضے کے باقاعدہ عملاً مالک اور قابض بنا کر دینا ضروری ہے، امام کو امامت کے عوض میں زکوٰۃ اور دیگر صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں، اس طرح امام کے لئے زکوٰۃ اجرت کے طور پر لینا بھی جائز نہیں، لہٰذا جو لوگ امام کو زکوٰۃ وغیرہ معاوضے میں دیتے ہیں، ان کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، ان پر شرعاً دوبارہ زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔ (ماخذہ تبویب۶،۷۷،۴۲)

الدر المختار – (۲ / ۳۵۶)

ولو دفعها المعلم لخليفته إن كان بحيث يعمل له لو لم يعطه صح وإلا لا

الشامية

قوله (وإلا لا) أي لأن المدفوع يكون بمنزلة العوض

الفتاوى الهندية – (۱ / ۱۹۰)

وَلَوْ نَوَى الزَّكَاةَ بِمَا يَدْفَعُ الْمُعَلِّمُ إلَى الْخَلِيفَةِ ولم يَسْتَأْجِرْهُ إنْ كان الْخَلِيفَةُ بِحَالٍ لو لم يَدْفَعْهُ يُعَلِّمُ الصِّبْيَانَ أَيْضًا

حاشية ابن عابدين – (۲ / ۳۳۹)

باب المصرف قوله (أي مصرف الزكاة والعشر)---- وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة كما في القهستاني---- (هو فقير) ----(قوله أدنى شيء)والأظهر أن يقول من لا يملك نصابا ناميا۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

تنویر احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳صفر الخیر ۱۴۳۴ھ

۶جنوری ۲۰۱۲ء